بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# سوال وجواب

# حلب میں کیاہوااور سازشوں، غداریوں اور چھوڑ دینے کی ترغیبات کے حوالے سے کیا ہورہاہے!

**سوال:** 26 نومبر 2016 کو حلب میں جنگ شروع ہوئی اور ابھی دو ہفتے نہیں گزرے تھے کہ شہریوں اور جنگجوؤں کے انخلاءاور جلا وطنی کی باتیں گردش کرنے لگیں۔۔۔ پھراس کے بعد ابھی ہفتہ مکمل نہیں ہونے پایا تھا کہ حلب کے مشرقی اطراف سے رہائشی اور جنگجو افراد کا اپنے بال بچوں سمیت انخلاء تقریباً مکمل ہوگیا۔ "رائٹرزبیروت عمان ، شام میں حلب کے مشرق میں واقع ایک میدان میں ہزاروں لوگ ان کو لے جانے والی بسوں اور ٹرکوں کے انتظار میں اکٹھے ہوئے جن میں سوار ہوکروہ ان علاقوں کو،جو شامی اپوزیشن کے زیر کنٹرول ہیں، چھوڑ کر محفوظ مقامات کی طرف منتقل ہو سکیں۔یہ سب کچھ بین الاقوامی ریڈ کراس کمیٹی کے انخلاء آپریشنز کے ضمن میں عمل میں لایا گیا۔ کمیٹی پُرامید ہے کہ وہ انخلاء کاسلسلہ اتوارکے دن سے دوبارہ شروع کرلے گی۔۔۔ رہائشیوں کا کہنا تھا کہ 15 ہزار کے لگ بھگ افراد حلب کے السکری گاؤں کے مرکزی میدان میں جمع ہوئے، ان کی اکثریت ان شہریوں کی ہے جو اپوزیشن کے زیرِکنٹرول علاقے میں سب سے آخر میں باقی رہ گئے تھے۔ان میں سے بھی اکثریت جنگجوؤں کے خاندانوں اور دیگر شہریوں پر مشتمل ہے،جبکہ وہاں اب بھی جنگجوؤں کی کچھ تعداد موجود ہے۔ انخلاءکے انتظامات کرنےوالوں کی طرف سے ہر خاندان کو ایک ایک ٹوکن دیا گیا،ان سے کہا گیا کہ وہ یہ ٹوکن آنے والی بسوں میں سیٹ بکنگ کے طور پر استعمال کریں گے۔ رائٹرز انٹرنیشنل وعربی ایڈیشن، 18 دسمبر 2016"۔ سوال یہ ہے کہ مشرقی حلب کوحکومت کے حوالے کرنے میں اس قدر تیزی کی کیا وجوہات ہیں؟جبکہ سابقہ رپورٹس میں یہ کہا گیا تھا کہ حلب والے کم از کم ایک سال تک حکومت کے ساتھ مزاحمت کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں؟اس کی وجہ کیا ہے؟ جنگجو کمزور پڑ گئے یا سازشیوں کی سازشیں کارگرثابت ہوئی ہیں؟ شکریہ۔

**جواب:**

ناپاک امریکی منصوبے کے مطابق حلب بے رحم اور سخت حملوں کی زد میں آیا، اس منصوبے کا نفاذ روس و ایران اور اس کے حامیوں اورہمنواؤں نے کیا۔ یہ حملے اتنے شدید تھے جو مضبوط پہاڑوں کو لرزا دیں، مگر حلب والوں نے بے جگری سے مقابلہ کرتے ہوئے ان کے آگے سینہ سپر ہوئے اور اپنے دشمن جتھوں کو گہرے اور مہلک زخم لگائے۔ بلا شبہ یہ مقابلہ لمبے عرصے تک جاری رکھا جا سکتا تھا مگر امریکہ نے ترکی کو حکم دیا کہ وہ روس کی معاونت سے سازش اور مکر و فریب کو کام میں لاتے ہوئے حلب کے اندر داخل ہوجائے، چنانچہ ترکی نے امریکی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ان دھڑوں کے ساتھ غداری کی جن کا حلب کے ساتھ رابطہ تھا، ان کو ہتھیار ڈالنے اور پسپائی پر مجبور کیا، جس کے نتیجے میں افراتفری پیدا ہوئی،اور یوں حلب کی حوالگی کے حالات پیدا کیے گئے۔ ترکی کے ذمہ یہ کام لگایا گیا تھا کہ وہ روس کے ساتھ تعاون کےذریعے امریکی پروگرام کو عملی جامہ پہنائے گا تاکہ شامی حکومت کے لیے مشرقی حلب میں داخلہ ممکن بنایا جاسکے۔۔۔ چنانچہ حلب کے حکومتی جھولی میں جا گرنے کا باعث حکومتی طاقت نہیں، بلکہ مذکورہ سازشیوں کی سازشوں کے بل بوتے پر ہی ایسا ممکن ہوا۔ ترکی اور روس نے امریکی نگرانی میں ایسی سازشیں گھڑلیں جو ان کے درمیان متفقہ تھیں۔ پیوٹن نے اس حقیقت کو طشت ازبام کردیا اور اس حوالے سے اپنے شریک کار اردوان پر کسی قسم کا پردہ نہیں ڈالا بلکہ ایک پریس کانفرنس میں یہ کہتے

ہوئے ڈنکے کی چوٹ پر اس کو رسوا کیا کہ حلب میں جو بھی ہوا، یہ بعینہٖ اس معاہدے کی ترجمانی ہے جس پر اردوان کے ساتھ اس کے سینٹ پیٹرس برگ کے دورے کے دوران اتفاق ہوا تھا۔ "روسی صدر ولادیمیر پیوٹن نے اس وقت سیاسی بم دھماکہ کیا، جب اس نے یہ راز فاش کر دیا کہ مشرقی حلب سے جنگجوؤں کے انخلاء کی کاروائی پر اتفاق ترک صدر رجب طیب اردوان کے گزشتہ اگست سینٹ پیٹرس برگ کے دورے کے دوران ہوا تھا، ۔۔۔ روسی صدر نے آج جمعرات کے دن جاپان کے وزیر اعظم شینزو ابی کے ساتھ ٹوکیو میں ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا: ماسکو کا انقرہ کے ساتھ اس بات پر اتفاق ہوا ہے کہ شہریوں کے تحفظ کو مقدم رکھتے ہوئے ترکی ان جنگجوؤں کو نکالنے میں تعاون کرے گا جو اسلحہ پھینکنے پر متفق ہو جائیں۔ اس نے مزید کہا: میرے علم کے مطابق حلب میں جو کچھ ہو رہا ہے، ٹھیک اس معاہدے کی تعبیر ہے جس پر ترک صدر کے ساتھ اس کے سینٹ پیٹرس برگ کے دورے میں اتفاق ہوا تھا۔۔۔" (16 دسمبر 2016، ایلاف اور سپوتنک نیوز نے رپورٹ کیا)۔

پیوٹن کا بیان نقل کرنے پر اس سوال کا جواب اگرچہ مکمل ہو چکا ہے، مگر اس بات کی مزید وضاحت کرنا چاہوں گا کہ شیر دل حلب، بہادر، خود دار اور سخت جان حلب پر ترکی نے ہی وار کیا اور اس کا خون رستا چھوڑا، وہ حلب جسے ترکی ریڈ لائن کہتا تھا۔۔۔ اسی طرح ان گروہوں کی طرف سے بھی حلب کے ساتھ بے وفائی اور غداری برتی گئی جنہوں نے اُن گندی رقوم ہی کو سب کچھ سمجھ کر میدان جنگ سے راہِ فرار اختیار کیا، یہ رقوم انہیں اُن ممالک کے دروازوں سے ملتی رہتی ہیں جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور مؤمنین کے غدار ہیں۔ اس لیے اس کی مزید وضاحت ضروری سمجھتا ہوں۔

**پہلا:** حلب اور اس کے آس پاس کے انقلابی کبھی بھی اس حد تک کمزور نہیں ہوئے تھے کہ اتنے مختصر وقت میں وہ بد دل ہو جاتے! 26 نومبر 2016 کے دن سے تقریباً دو ہفتوں کے مختصر عرصے میں ہی حکومتی افواج اور اس کے اتحادی ہنانو گاؤں میں داخل ہوئے جو حلب کا سب سے بڑا گاؤں ہے۔ پیش قدمی کرتے ہوئے الصاخور، الشعار اور اس کے بعد قدیم حلب کے آس پاس کے علاقوں کو روندتے چلے گئے۔ یہ افواج غیر متوقع طور پر بسہولت پیش قدمی کرتی رہیں، کیونکہ حلب کے راستے میں انہیں اردوان کی مداخلت کی وجہ سے کسی قسم کی مزاحمت سامنے نہیں آئی، جبکہ اس سے پہلے انہیں شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ دو دن آرام کر لینے کے بعد حکومتی افواج نے حلب شہر کے جنوبی علاقے کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے شیخ سعید گاؤں پر قبضہ کیا۔ اس پیش قدمی کے دوران جنونی بن کر شہریوں کے خون کی حرمت، گھروں کو مسمار کرنے اور جلا دینے تک کو خاطر میں لائے بغیر فضائی اور زمینی حملے کرتے رہے، جس کے نتیجے میں قتل عام بڑھتا گیا اور دہشت طاری کرنے کے لیے خوفناک قسم کے حملے کرتے رہے۔ ان تمام کا مقصد ان جنگجوؤں کو دہشت زدہ کرنا تھا جنہوں نے حلب چھوڑنے سے انکار کیا تھا تاکہ ان کو تیزی سے حلب شہر چھوڑنے پر مجبور کیا جائے۔۔ حلب پر عسکری حملے کے آغاز ہی سے ترکی شام کے اندر روس کی معیت میں پاگلوں کی طرح دندناتا رہا۔ بی بی سی کی 2 دسمبر 2016 کی رپورٹ کے مطابق: "مولود جاویش اوغلو نے کہا: ترکی روس اور ایران، اسد کے اتحادیوں، اور شام و لبنان کے ساتھ مشاورت کر رہا ہے تاکہ شامی بحران کے کسی حل تک پہنچا جائے۔ اور ترک صدر رجب طیب اردوان نے شامی مسئلے پر روسی ہم منصب ویلادیمیر پیوٹن کے ساتھ گزشتہ ہفتے کم از کم 3 دفعہ ٹیلیفونک بات چیت کی، اس دوران جاویش اوغلو نے روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف کے ساتھ ترکی میں جمعرات کے دن مذکورہ موضوع پر بحث کرنے کے لیے ملاقات کی"۔ یہ دوڑ دھوپ حلب میں قدم قدم پر خون آشام درندگی اور قتلِ عام کے طے شدہ منصوبے کا نفاذ تھا، جبکہ اس کی تمام تفصیلات کی نقشہ گری واشنگٹن کی موافقت سے پہلے سے کی گئی تھی، جس کے بعد ہی روسی و ترکی فریق اور ان کے حواری اس کے نفاذ کے لیے اُمڈ آئے۔

**دوسرا:** ترک اہلکار مذکورہ منصوبے پر عمل درآمد سے پہلے والے دنوں میں عجیب وغریب بیانات دے رہے تھے، اس سے پہلے ان کی طرف سے ایسے بیانات سننے میں نہیں آئے تھے، بالخصوص حلب سے "دہشت گردوں" کو نکالنے کا حوالے سے ایسے عجب و غریب بیانات پہلے نہیں دیے گئے تھے، مثلاً "ترک وزیر خارجہ مولود جاویش اوغلو نے شام کے شمال میں حلب شہر میں کشمکش بند کرنے کا مطالبہ کیا اور فتح الشام فرنٹ (سابق جبهة النصرة) کو فوری طور پر حلب سے نکال باہر کرنے کا مطالبہ کیا۔۔۔" (الجزیرہ نیٹ، 27 اکتوبر 2016)۔ یہ شام سے متعلق امریکی قیادت میں منعقدہ لوزان ملاقات کے بعد ہوا اور اسی اثنا میں امریکہ ترکی کے ساتھ میدان تیار کرنے میں لگا رہا۔ اگلے دن نمایاں طور پر ترک بیان بازی میں تیزی اور گرمی دیکھنے میں آئی۔ اتحاد پریس نے 17 اکتوبر 2016 کو رپورٹ کیا: "ترک وزیر خارجہ مولود جاویش اوغلو نے کہا ہے کہ النصرة فرنٹ کے دہشت

گردوں سے حلب کو فوری طور پر پاک کر دینا چاہیئے اور شامی اپوزیشن کے لیے ان سے الگ ہونا ضروری ہے۔ مولود جاویش کی یہ باتیں سویزر لینڈر کے شہر لوزان میں منعقدہ روس، امریکہ، ایران، عراق، مصر، ترکی، سعودی عرب، قطر اور اردن کے وزرائے خارجہ کانفرنس کے ایک ہی دن بعد منظرِ عام پر آئیں، جس میں اقوام متحدہ کے سفیر برائے شام سٹیفن ڈی مستورا نے بھی شرکت کی۔ اقوام متحدہ کی جانب سے دہشت گرد قرار دی گئی تنظیم جبہۃ النصرۃ کے حوالے سے ترکی کا مذکورہ موقف اپنی نوعیت کا پہلا موقف سمجھا جاتا ہے"۔ جہاں تک روس اور ترکی کے درمیان معاہدے کا تعلق ہے، تو اس کے بارے میں ترک پریس نے سب سے پہلے 31 اکتوبر 2016 کو ترک اخبار "ینی شفق" کو موصول شدہ نامعلوم ذرائع کی رپورٹ نقل کرتے ہوئے لکھا: "ترکی اور روس کے درمیان ایک مفاہمت تک رسائی ہو چکی ہے، ترکی وروس کے درمیان طے پانے والے اس نئے منصوبے کے مطابق حلب، دیہی علاقے اللاذقیہ، ادلب، حسکہ، دیر الزور اور الرقہ سب میں حالات کو جنگ سے قبل کی صورت پر بحال کیا جائے گا، بحالی کی کوششوں میں ان علاقوں کے جمہوری ڈھانچے کی رعایت ملحوظ رکھی جائے گی"۔ یہیں سے ترکی نے اردوان کی قیادت میں تیز رفتاری سے حلب "حوالگی" معاہدہ کے دفعات نافذ کرنے کے لیے روس کے ساتھ قریبی اور مستحکم انتظامات مکمل کیے!

**تیسرا:** امریکہ کچھ مدت تک پردے کے پیچھے چھپا رہا اور شامی سٹیج پر اردوان نمودار ہوا، اس کے ساتھ ہی حلب پر حملہ شروع ہو گیا، ترکی نے اعلان کیا اور فوری مجرم روس اور اپوزیشن کے مذاکرات کار کے وفد کے درمیان مذاکرات شروع ہو گئے جس میں احرار الشام، جیش المجاہدین، فیلق الشام اور شامی گروپوں کے محاذ نے شرکت کی۔۔ (بحوالہ ترک پریس، 28 دسمبر 2016)۔ یہ وفد اردوان کے ڈالے ہوئے جال میں آ گیا جو واشنگٹن میں تیار کیا گیا تھا، یہی مذاکرات وہ کھڑکی ثابت ہوئے جہاں سے روس اور اردوان حلب کے منظرنامے پر مصیبتوں پر مصیبتیں پھینک سکتے تھے۔ چنانچہ روس نے حلب سے "فتح الشام" کے نکلنے کا مطالبہ کیا۔ یہ مطالبہ ایسے وقت میں سامنے آیا جبکہ حلب میں زمینی معرکہ شروع ہو رہا تھا۔ اس کے باوجود کہ یہ واضح طور پر ایک عرصے سے روس کا مطالبہ رہا، مگر اس کو ایک اور رُخ دیا گیا، اس کو انقرہ میں ترک اہلکاروں کی موجودگی اور ان کی نگرانی میں پیش کیا گیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ مسلح اپوزیشن کو ایک مضبوط پیغام دیا جائے کہ ترکی "دہشت گردوں" سے اُن کی جدائی کا خواہاں ہے۔ مذاکرات بھی جاری رہے اور حلب میں قتل عام اور دہشت اندازی کے اقدامات بھی کیے جا رہے تھے، پھر روس نے اگلے ہی دن حلب سے سارے جنگجوؤں کے نکل جانے کا مطالبہ کیا اور جب مسلح اپوزیشن کی طرف سے مذاکرات میں شامل ہونے والوں کو یقین ہوا کہ یہ روسی مطالبہ ترکی کا مطالبہ بھی ہے تو وہ حلب میں موجود اپوزیشن پر نکلنے اور انخلاء کے لیے دباؤ ڈالنے لگے، یعنی یہ کہ حکومت اور اس کے اتحادیوں کو شہر حوالے کر دیں۔ اس سے یہ بات بالکل واضح ہوئی کہ روس وایران اور شامی حکومت کی زمینی وفضائی دہشت گردی کے دوران ہی انقرہ مذاکرات میں شریک مسلح اپوزیشن کے وفد نے ہی حلب کے اندر غداری کے جراثیم پھیلائے۔۔۔ جب لوگوں پر یہ واضح ہو گیا تو انقلابیوں نے حلب کے اندر سے مذاکرات کار وفد کو بتایا کہ وہ ہرگز شہر نہیں چھوڑیں گے اور وہ شہر کا دفاع کریں گے، پھر حلب کی مشترکہ فوج بنانے کا اعلان کیا گیا۔

**چوتھا:** روس ایسی خبریں نشر کرنے لگا جن سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ انقلابیوں کا ایک بازو ترکی کی طرف سے دباؤ کے سامنے جھک گیا ہے، جبکہ اسی بازو کے عسکری وسیاسی قیادتیں ہی انقرہ میں ترکی اور روس کے ساتھ مذاکرات میں مصروف تھیں۔ چنانچہ رشیاٹوڈے چینل نے 16 دسمبر 2016 کو رپورٹ دی: "روڈسکوئی نے بتایا کہ معتدل اپوزیشن میں سے تقریباً 3500 مسلح افراد نے اپنا اسلحہ سپرد کیا ہے اور سرنڈر کر گئے ہیں، ان میں سے 3000 کو معافی دی جا چکی ہے"، حلب معرکوں کے دوران روس نے اس سے ملتی جلتی خبریں نشر کیں۔۔۔ شہر سے ترکی کے وفادار عناصر نے انخلاء کیا اور انہی کی نگرانی میں شامی فوج اور اس کے اتحادیوں کے آگے حلب کے دیہی علاقے چھوڑ دیے گئے اور یہی کچھ اُن گرد گروپوں نے کیا جو حکومت کے وفادار ہیں۔ یوں ان گروپوں نے ترکی کی بے تعلقی کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اس کے دباؤ کے آگے سرنگوں ہوئے۔ یہ گروپ ترکی کے بلاواسطہ دباؤ کا شکار ہو گئے یا پھر مذاکرات کار وفد یا ان کی عسکری وسیاسی قیادتوں کے گھٹنے ٹیک دینے سے پسپائی اختیار کر گئے۔ یہی لوگ ترکی میں حاضر ہوئے تھے اور ترکی، سعودی عرب اور قطر وغیرہ کی طرف سے فراہم کردہ زہریلے اور غلیظ مال ودولت کے اندر لوٹ پوٹ ہو کر آئے۔ ترکی کی جانب سے دی جانے والی ضمانتوں پر اپنے آپ کو شامی فوج کے حوالے کرنے، یا پسپائی اختیار کر کے شکست کے پس منظر میں جب یہ گروپ حلب کے اندر لڑنے سے دستبردار ہوئے، جہاں انہوں نے باقی گروپوں بالخصوص جنوبی حلب والوں کو بے یار ومددگار چھوڑا، تو حلب کو حکومت کے حوالے کرنے کی

کاروائی عملاً وقوع پذیر ہوئی۔ اگر اس قسم کے منظر نامے نہ ہوتے تو مجرم شامی فوج کے لیے حلب پر اس تیزی کے ساتھ قبضہ کرنا ممکن نہ ہوتا، حلب جو شام کے شمال میں انقلاب کا گڑھ اور امریکہ کے گلے میں کھٹکتا ایک بڑا کانٹا ہے۔ یہ اس لیے کہ فوجی ماہرین کے اندازوں کے مطابق حلب پورے ایک سال تک مقابلے کی قوت رکھتا تھا۔ اسی طرح ایشیا نیوز نے 7 دسمبر 2016 کو کہا، "اپوزیشن کے انٹرنیٹ پیجز نے اپنے لیڈروں سے متعلق لیکس رپورٹ کیں، جسے ان صفحات میں "انقلابیوں کے ساتھ غداری" کا عنوان دیا گیا۔ ان صفحات میں اپنے قائدین کے حوالے سے اس خبر کی تصدیق کر دی کہ حلب کے مسلح گروپوں کے کچھ لیڈروں کی طرف سے سرنڈر کرنے اور پورے شہر کے انخلاء کے حوالے سے واشنگٹن کے ساتھ بات چیت جاری ہے جس کا آغاز بدھ کی صبح ہوا ہے، اپنے پیجز میں انقلابیوں نے اپنے الفاظ میں اس کے بارے میں تاثرات کا یوں اظہار کیا "روس امریکہ معاہدے نے حلب کو شامی حکومت اور ایران کے سپرد کرنے پر قائدین کو مجبور کیا"۔

**پانچواں:** یہ تھی سازشوں اور فریب کاریوں کی داستاں۔ فوجی تناظر میں اور حلب پر جنونی حملے کے بالمقابل ترکی نے داعش کے خلاف الباب شہر پر ایک اور حملہ کیا، حلب کی مکمل حوالگی کے لیے یہ ایک اور زہر تھا جو اردوان نے پھیلایا، کیونکہ یہ حملہ کر کے اسے ایک معقول وجہ ہاتھ آ گئی، یعنی اس سے از خود اس بات کو جواز مل گیا کہ حلب شہر سے جنگجوؤں کو جلد از جلد انخلاء کرنا چاہئے کیونکہ الباب شہر میں اُسے (ترکی کو) اُن کی ضرورت ہے۔ الباب پر اردوان کا حملہ حلب پر حکومت اور اس کے اتحادیوں کے حملے کے وقت میں ہی کیا گیا۔ حلب میں مسلمانوں کا تحفظ اور ان کا دفاع ترک صدر اردوان کی نظروں میں کسی قیمت کے قابل نہیں، اس کی اگر کوئی آرزو ہے تو یہ کہ امریکی منصوبے کو نافذ کیا جائے۔ عاقبت نااندیش ترک ناداں کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ دنیا و آخرت میں اس کی کیا سزا ہو سکتی ہے۔ ترکی نے اپنے وفادار گروپوں سے لاتعلقی کروا کے ان کے ساتھ بدتمیزی کی انتہاء کر دی اور الباب کے معرکہ کے دوران "فرات کی ڈھال" آپریشن میں شمولیت کے لیے ان پر شدید دباؤ ڈالا، جس کے باعث حلب کا محاذ کمزور ہوا۔ 8 دسمبر 2016 کے دن حلب شہر کے جنوب میں واقع الشیخ سعید گاؤں کا دفاع کرنے والے جنگجوؤں کے ساتھ بد سلوکی کی انتہا کر دی، اس گاؤں میں حکومتی فوج اور اس کے اتحادیوں کے لیے پیش قدمی کرنا مشکل تھا، انقلابی ان کو گزشتہ دو ہفتے سے پامردی اور قوت کے ساتھ ناکوں چنے چبوا رہے تھے، مگر ترکی کے وفادار بعض دھڑوں کا الباب میں جنگ کے بہانے شہر سے انخلاء کرنے سے اس محاذ کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اور کمزور پڑ گیا، یہی وجہ تھی کہ انقلابیوں کے زیر کنٹرول باقی گاؤں والوں کے حوصلے بھی ٹوٹ گئے، اور وہ جنوب مغرب کے صلاح الدین اور السکری علاقے کی طرف سرکنے لگے، وہاں ایک تنگ میدان میں جو ان کے لیے پہلے ہی ناکافی تھا، اکٹھے ہو گئے جبکہ اسی میدان میں دوسرے دیہات سے بھاگ کر آنے والے شہریوں کی بڑی تعداد بھی اُمنڈتی چلی آ رہی تھی جس کی وجہ سے اس میدان میں وہاں پر موجود لوگوں کے دم گھٹنے لگے۔ اسی اثنا میں ترکی نے اچانک اعلان کیا، کہ حلب سے شہریوں اور مسلح لوگوں کو نکالنے کے حوالے سے ترکی و روس میں معاہدہ ہوا ہے۔ "شامی اپوزیشن کے ذرائع نے اس بات کی تصدیق کی کہ اسد حکومت کے ساتھ جنگ بندی اور حلب کے مشرق میں محاصرہ کیے گئے دیہاتوں کو شہریوں اور مسلح افراد سے خالی کرنے کا معاہدہ طے پا چکا ہے اور اس معاہدے پر بدھ کی صبح سے عمل در آمد شروع کیا جائے گا۔ فرانسیسی نیوز ایجنسی نے نور الدین زنگی گروپ کے انچارج کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ یہ معاہدہ ترکی و روس کی نگرانی میں ہوا اور آئندہ چند گھنٹوں میں اس پر عمل در آمد شروع کیا جائے گا۔ ترک وزیر خارجہ مولود جاویش اوگلو نے آج اعلان کیا کہ اس کا ملک حلب کے اندر جنگ بندی کروانے، بالخصوص شہریوں کو علاقہ چھوڑنے کے لیے آزادی دینے کے حوالے سے روس کے ساتھ روابط بڑھائے گا۔۔۔" (اخبار الآن، 13 دسمبر 2016)۔ اس اچانک اور چونکا دینے والے منظر نامے کو جس چیز نے مزید بھیانک کر دیا وہ یہ کہ پہلے اعلان یہ کیا گیا کہ اس معاہدے کا نفاذ بہت جلد صبح پانچ اور سات بجے کے درمیان ہو گا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کے اذہان پر شکست خوردگی کے احساسات بجلی بن کر گریں اور انہیں کسی اور حل کے بارے میں سوچنے ہی نہ دیں۔۔۔ اس تمام منصوبے کو ترکی نے ایسے پیش کیا جیسے یہ سب کچھ شہریوں کو بچانے کے لیے کر رہا ہے!

**چھٹا:** ترکی کے وفادار مسلح گروہوں نے بے وفائی اور لاتعلقی کے اس پس منظر میں حلب سے پسپائی شروع کی، جسے کوئی بھی مسلمان قبول کرنے کے لیے تیار نہیں۔ روس نے اپنے طور پر اس پر ڈینگیں مارنا شروع کیں (روسی چیف آف آرمی سٹاف نے 16 دسمبر کو مشرقی حلب میں معتدل اپوزیشن کو دہشت گردوں سے الگ کر دینے کی کاروائی مکمل کر دینے کا اعلان کیا) جمعہ کے دن شام میں روس کے مصالحتی تعاون سینٹر "حمیمیم" نے

مشرقی حلب سے مسلح جنگجوؤں اور ان کے خاندانوں کے انخلاء آپریشنز کے خاتمے کا اعلان کر دیا اور روس کی وزارت دفاع نے کہا" شامی فوج مشرقی حلب میں علیحدگی پسندوں کے اڈوں کو تباہ کر رہی ہے۔۔۔(رشیاٹوڈے،16 دسمبر 2016)۔ یہاں سے شامی انقلاب کے خلاف ترکی کی سازشوں کے تانے بانے واضح ہونے لگے، کیونکہ ترکی کے وفادار گروپوں کو ایک ایک کر کے نکالا گیا، ان گروپوں نے اپنے پیچھے حلب کے رہائشیوں کو بے یار ومدد گار چھوڑا جن میں مخلص جنگجوؤں کی تھوڑی سی تعداد بھی شامل تھی۔ ایسا اس لیے کیا تا کہ انہیں" دہشت گرد" کا نام دے کر روس، ایران اور حکومتی درندوں کے سپرد کر کے ان کا صفایا کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ جیسا کہ ترک وزیر خارجہ کے مذکورہ بالا بیانات اور روس کے "حمیمیم" مرکز کے بیان سے واضح ہے۔ اس کے بعد روس نے واضح اعلانات کیے کہ جنگجوؤں کے ایک ٹولے کو ایک گوشے میں اکٹھا کیا جائے، یہ اعلانات ان کو پکڑ کر قیدی بنانے اوران کا صفایا کرنے کی پیش بندی تھی اور ان اعلانات میں ان شہریوں کی بڑی تعداد کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا جو ان جنگجوؤں کے ساتھ اسی کونے میں محصور ومحبوس ہو کر رہ گئے تھے۔ روس کے ان اعلانات کے بالمقابل ترکی نے اعلان کیا کہ انخلاء کی کاروائیاں جاری ہیں، جبکہ اس سے پہلے یہ کاروائیاں ٹھہر گئی تھیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کاروائیوں کے باعث ترکی کے وفادار مسلح گروپ انتہائی مشکل حالات کا سامنا کر رہے تھے جن کو حلب سے انتہائی جلدی میں نکالا گیا، یہ وہ گروپ تھے جو انخلاء کے وسیع آپریشن کے تحت پسپائی کرنے پر متفق ہوئے تھے۔ اب ان گروپوں کو محسوس ہونے لگا ہے کہ وہ اردوان کے لگائے ہوئے پھندے میں پھنس گئے ہیں، اور ان سے امریکہ وروس کی انتہائی آرزو کی تکمیل کروانا چاہتا ہے، جسے وہ معتدل اپوزیشن کا" دہشت گردوں" سے علیحدہ کر دینے کا نام دیتے ہیں۔ اس طرح حلب کے اندر ایک نئی صورحال پیدا کی گئی ، جہاں مخلص انقلابیوں کو نشانہ بنانا آسان ہو، تب امریکہ ،روس اور اردوان نے امریکی منصوبے کی کامیابی پر ڈینگیں مارنا شروع کیں اور یہ اعلان کیا گیا کہ اس منظر نامے کو کسی الگ اور اجنبی مقام کی طرف منتقل کیا جائے گا، یعنی آستانہ، قازقستان کی دارالحکومت کی طرف۔

**ساتواں:** امریکہ نے اگرچہ اپنے آپ کو پردے کے پیچھے چھپائے رکھا، اس میں اس کا ایک مقصد تھا جس کا حصول اوبامہ انتظامیہ کے باقی ماندہ مختصر وقت کے لیے درکار تھا، نیز اس منظر نامے پر اسے ترکی کی موجودگی پر اطمینان تھا جو اس کے ساتھ اپنی پرخلوص دوستی اور بے لوث محبت کے ثبوت فراہم کر چکا ہے، مگر اس کے باجود امریکہ کلی طور پر منظر نامے سے غائب بھی نہ رہا، بلکہ اپنی خوشی ظاہر کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً معائنہ کرتا رہا۔

ترک صدر رطیب اردوان نے کہا ہے کہ اس نے امریکی صدر اوبامہ کے ساتھ بدھ کو ٹیلیفونک گفتگو کے ذریعے شام اور عراق کے حالات پر بات چیت کی۔ اردوان نے کہا"ترکی حلب سے شہریوں کے انخلاء کی نگرانی جاری رکھے گا(رائٹرز،15 دسمبر 2016)۔

ترکی کی حلب میں جنگ بندی کے لیے ثالثی کی کوششوں پر صدر اوبامہ نے اردوان کا شکریہ ادا کیا۔ جنگ بندی کا مقصد اپوزیشن اور شہریوں کو پرامن انخلاء کے لیے راستہ دینا تھا(یوایس سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سائٹ ٹویٹر،16 دسمبر 2016)۔

امریکی وزیر خارجہ کا 15 دسمبر 2016 کو حلب کے انخلاء کی کاروائی سے متعلق بیان سے ان نتائج پر امریکی رضامندی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، جو "مصالحتی وقفے"(سیز فائر) کے دوران اس کا بڑا خواب تھا۔ یہ وقفہ کشت وخون کے ذریعے کرایا گیا یا ان قدامات کے ذریعے جو اس نے گزشتہ کئی سالوں سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح کیری کا یہ کہنا:"فی الحال آگے بڑھنے سے پہلے حلب میں جو ہم چاہتے ہیں وہ معاندانہ کاروائیوں کا فوری اور پائیدار روک تھام ہے، جنگ روکنے کے لیے واحد راستہ مذاکرات ہیں، جبکہ اپوزیشن نے بھی مذاکرات کی طرف لوٹنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔۔۔"(ٹویٹر پر امریکی وزارت خارجہ کی ویب سائٹ،16 دسمبر 2016)۔

اعلیٰ سطحی سرکاری ذرائع سے، جو پیرس کے ایک اجلاس میں شریک تھے، جو شام ، بالخصوص حلب کی صورتحال سے متعلق وزرائے خارجہ کی سطح پر منعقد کی گئی تھی، "القبس" کو پتہ چلا ہے کہ اجلاس کے دوران امریکی سیکرٹری خارجہ جون کیری کی گفتگو" شام کی سیاسی و مسلح اپوزیشن سے حتمی طور پر روس وایران اور بشار الاسد کے آگے کلی سرنڈر کرنے کے مطالبے پر جا کے ختم ہوتی تھی"۔ اسی ذرائع نے "القبس" کے ساتھ خصوصی گفتگو میں کہا کہ جون کیری نے اس اجلاس کے دوران حلب سے تمام جنگجوؤں کو نکالنے کا مطالبہ کیا، اس نے شامی اپوزیشن پر زور دیا کہ وہ غیر مشروط طور پر جنیوا مذاکرات کی میز پر آکر بیٹھ جائیں۔۔۔ ذرائع نے مزید کہا کہ شرکا کو اس وقت ایک جھٹکا سا لگا جب انہوں نے اسد اور اس کے اتحادیوں پر

دباؤ ڈالنے کے لیے ممکنہ آپشن استعمال کرنے سے متعلق پوچھا، تو کیری نے کسی ہیر پھیر کے بغیر کہا" میرا صدر یعنی صدر اوبامہ نے صرف داعش (ISIS) کے خلاف جا کر لڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔۔۔(القبس میگزین کی ویب سائٹ، 13 دسمبر 2016)۔

**آٹھواں:** یہ کہ یہ ایک خونین اسٹیج ہے اور مذکورہ بالا امور اس کے اوزار و آلات ہیں جن کو بیان کیا گیا۔ حلب، شام میں جو کچھ ہوا، ترک صدر اردوان نے ہی کیا جس کی آنکھوں میں شامی مسلمانوں کے خون کی کوئی قیمت نہیں۔ یہ سب کچھ اس نے صرف امریکی خوشنودی کی خاطر سر انجام دیا۔ اور حلب میں بہائے جانے والے خون کی آبشاریں اور قتل عام کی تباہیاں۔۔۔ سارے کا سارا جراثیم جو حلب شہر کے جسم میں چھوڑا گیا، اس کی وجہ وہ غلیظ مال و دولت ہے جو گروپوں کے قائدین کو سعودیہ، ترکی وغیرہ سے حاصل ہوئے، وہ اس مال کے آگے جھک گئے اور ان کے حوصلے جواب دے گئے، جبکہ اس سے پہلے انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ وہ اپنی قوم اور ان کا خون فروخت نہیں کریں گے۔ آج وہی لوگ ترکی اور سعودیہ کے بردہ فروش بازاروں میں مٹر گشت کرتے نظر آرہے ہیں، جبکہ اس خرید و فروخت کا ایک جز مکمل ہو چکا ہے اور اس کے تباہ کن نتائج بھی سامنے آرہے ہیں، کاش کوئی عبرت حاصل کرے؟ کیا ایسا بھی کوئی شخص ہو گا جو سیاسی رقوم لینے کو خودکشی نہ سمجھے؟

امریکی "مصالحتی وقفے" کے خاتمے کے بعد حلب اسٹیج پر برپا ڈرامے کے بقیہ مناظر ذلت و رسوائی میں اپنے سابقہ مناظر سے کم نہیں کیونکہ جن کی اندر کچھ نہ کچھ شرم و حیا کی رمق باقی بچی تھی، ان سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس کو قازقستان کی دارالحکومت آستانہ حاضر ہو کر اُتار پھینکیں۔ اقوام متحدہ میں روسی نمائندے چورکین نے کہا ہے کہ شام کے اندر حلب کی آزادی کے بعد اولین مشن جنگی کاروائیاں روکنے اور شامی فریقوں کے درمیان از سرِ نو مذاکرات شروع کروانا ہے (رشیا ٹوڈے، 16 دسمبر 2016)۔ رشیا ٹوڈے 15/12/2016 کے مطابق اس سے قبل پیوٹن نے اعلان کیا تھا کہ اردوان کے ساتھ ان کا اس بات پر اتفاق ہوا ہے کہ روس اور ترکی شامی حکومت اور مسلح دھڑوں کے نمائندوں کے سامنے مذاکرات کی پیشکش کریں۔ اسی طرح ترک پریس نے 16 دسمبر 2016 کو ذکر کیا: "روس کے صدر ولادیمیر پیوٹن نے کہا ہے کہ وہ عنقریب ترک صدر رجب طیب اردوان کے ساتھ قازقستان کی دارالحکومت آستانہ میں ملاقات کرے گا تاکہ شام میں جنگ بندی کے استحکام پر ان سے گفتگو کرے۔ روسی صدر نے جاپان روانگی سے کچھ دیر قبل اپنے بیان میں کہا کہ شام سے متعلق اقوام متحدہ کے توسط سے طے پانے والے جنیوا مذاکرات میں ہونے والے معاہدات کو جلد از جلد عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ روسی صدر نے اشارہ کیا کہ آئندہ قدم پورے شام کی سطح پر جنگ بندی کا ہو گا۔ پیوٹن نے انکشاف کیا کہ نئے مذاکرات شروع کرنے کے لیے شام کے متنازع فریقوں کو پیشکش کی جائے گی اور اس پر ترک صدر کے ساتھ اتفاق ہو چکا ہے۔ روسی صدر نے مزید کہا کہ اس نے اپنے ہم منصب ترک صدر کے ساتھ مل کر زبردست کوششیں کیں، جو حلب میں جنگ بندی کی تکمیل تک جاری رہیں اور جس کے بعد محصورین کا انخلاء آسان ہوا"۔

یہ راستہ جو سپردگی اور تھوڑی بہت ترمیم کے بعد اسی اسدی حکومت کو قبول کرنے کا راستہ ہے، ترکی کا صدر اردوان اسی کی طرف مخالف مسلح گروپوں کو ہنکا کر لے جا رہا ہے، اور امریکی منصوبے کے تحت اردوان کو ہی یہ کردار ادا کرنے کی خدمت سونپی گئی ہے۔ ادھر جبکہ جن شامی گروپوں کے قائدین کے دلوں سے اخلاص کا جوہر مکمل طور پر ناپید ہو چکا ہے، وہ قازقستان کی دارالحکومت آستانہ جا کر اپنے آپ کو اور شام کو معمولی سی رقم کے بدلے تختۂ دار پر چڑھانے کی حماقت کر رہے ہیں۔ اگر ان کے دلوں میں کچھ بھی اخلاص باقی ہو تو ان کے لیے ترک صدر اردوان کی کشتی سے چھلانگ لگا کر اپنی قوم کے ساتھ صدق و اخلاص سے شامل ہونا ضروری ہے، اس سے پہلے کہ اردوان ان کو پھینک دے اور یہ کام شروع بھی ہو چکا ہے۔ جہاں تک ان گروپس کے اندر مخلص لوگوں کی بات ہے تو ان پر لازم ہے کہ وہ اپنے قائدین کو راہِ راست پر لائیں یا ان کو تبدل کر دیں کیونکہ گروپس کے لیڈروں کو کس نے یہ اجازت دی ہے کہ وہ امت کے انقلاب کو چند لاکھ ڈالروں کے بدلے دشمن روس و امریکہ کے ہاتھوں فروخت کر دیں؟ جسے یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور مومنین سے شرم کیے بغیر بیچ رہے ہیں! شام والوں پر یہ آزمائشیں اللہ کی طرف سے اس لیے آرہی ہیں، تاکہ شام کی مبارک سرزمین پر کھرے کھوٹے کو جدا کرے، شام جو مسلمانوں کا سب سے بہترین مقام اور اسلام کا مسکن ہے۔

**(لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ)**

"تا کہ اللہ ناپاک (لوگوں) کو پاک (لوگوں) سے الگ کر دے اور ایک ناپاک کو دوسرے ناپاک پر رکھ کر سب کا ایک ڈھیر بنائے اور اس ڈھیر کو جہنم میں ڈال دے۔ یہی لوگ ہیں جو سراسر خسارے میں ہیں۔" (الانفال۔37)

**نواں:** آخر میں، نہ کہ آخری بار ہم اردوان اور ان سب کو جنہوں نے حلب کے خلاف سازشیں کیں، اس کی حوالگی میں حصہ لیا اور اللہ سبحانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کی خوشنودی کی خاطر جنگجوؤں کو بے یار و مددگار چھوڑا،، ان کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث یاد دلاتے ہیں جسے ابن حبانؒ نے اپنی صحیح میں قاسم سے، انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَرْضَى اللَّهَ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَسْخَطَ اللَّهَ بِرِضَا النَّاسِ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ))

"جس نے لوگوں کی ناراضگی مول کر اللہ کو راضی کیا، اللہ لوگوں کی طرف سے کافی ہو جائے گا اور جس نے لوگوں کی خوشنودی کی خاطر اللہ کو ناراض کیا، اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو لوگوں کے حوالے کر دے گا"۔

دیکھو تو سہی! لوگ ان کے بارے میں جس نفرت و بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں؟ اردوان نے اس کا خود مشاہدہ کیا اور اپنے کانوں سے سنا۔ حتیٰ کہ اس کے اپنے دوست پیوٹن نے بھی اس پر کوئی پردہ نہیں ڈالا، بلکہ سب کے سامنے ایک پریس کانفرنس میں اس کو بے نقاب کر دیا! بے جا نہ ہو گا اگر وہ بات مکرر عرض کریں جو ہم نے شروع میں کہی تھی:

"روسی صدر ولادیمیر پیوٹن نے اس وقت سیاسی بم دھماکہ کیا، جب اس نے یہ راز فاش کر دیا کہ مشرقی حلب سے جنگجوؤں کے انخلاء کی کاروائی پر اتفاق ترک صدر رجب طیب اردوان کے گزشتہ اگست سینٹ پیٹرس برگ کے دورے کے دوران ہوا تھا۔۔۔ روسی صدر نے آج جمعرات کے دن جاپان کے وزیر اعظم شیزو ابی کے ساتھ ٹوکیو میں ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا: ماسکو کا انقرہ کے ساتھ اس بات پر اتفاق ہوا ہے کہ شہریوں کے تحفظ کو مقدم رکھتے ہوئے ترکی ان جنگجوؤں کو نکالنے میں تعاون کرے گا جو اسلحہ پھینکنے پر متفق ہو جائیں۔ اس نے مزید کہا: میرے علم کے مطابق حلب میں جو کچھ ہو رہا ہے، ٹھیک اس معاہدے کی تعبیر ہے جس پر ترک صدر کے ساتھ اس کے سینٹ پیٹرس برگ کے دورے میں اتفاق ہوا تھا۔۔۔" (16 دسمبر 2016، ایلاف اور سپوتنیک نیوز نے رپورٹ کیا)۔

یہ انجام اس دردناک عذاب کے علاوہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہر ایسے شخص کے لیے تیار کر رکھا ہے جو امتِ مسلمہ کا مجرم ہو یا اسلامی سرزمین کھو دینے میں شریک ہوا ہو۔

(سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ)

"جن لوگوں نے (اس قسم کی) مجرمانہ باتیں کی ہیں اُن کو اپنی مکاریوں کے بدلے میں اللہ کے پاس جا کر ذلت اور سخت عذاب کا سامنا ہو گا" (الانعام: 124)۔

ان بدکرداروں سے جو ہم نے پہلے کہا تھا، وہی بات دہراتے ہیں: حلب میں خواہ کتنی ہی تباہی اور بربادی مچادی گئی، اس سب کے باوجود، پھر سے اٹھے گا اور سرزمین شام بالخصوص حلب امریکہ، روس، ان کے حواریوں اور حامیوں کے گلوں میں زہر آلود خنجر ثابت ہو گا، یہ ان کے پہلوؤں کا کانٹا بن کر ان کی راتوں کی نیندیں اُڑاتا رہے گا اور ان کے جرائم کی وجہ سے انہیں قتل کرتا رہے گا، وہ جس فتح کا دعویٰ کر رہے ہیں، زیادہ عرصے تک اس کا لطف نہیں اٹھا پائیں گے اور انہیں اس پر زیادہ اترانا نہیں چاہئے، یہ ایک شہر میں اُس وقت تک داخل ہونے کے قابل نہیں ہوتے، جب تک اس کو ملیا میٹ نہ کر دیں اور اس کی اینٹ سے اینٹ نہ بجادیں تو اس کو ایک فرضی اور موہومہ فتح ہی کہا جا سکتا ہے۔۔۔ یہ لوگ ایک جنگجو کو صرف اس وقت شکست دے سکتے ہیں جب اس کو شہید ہی کر دیں تو اسے کیا کہیے! اس کو شکست خوردہ کی فتح ہی کہہ سکتے ہیں۔۔۔ اور جب یہ چند سو یا دو تین ہزار کے مقابلے میں تباہی پھیلانے والے راکٹ میزائلوں، دھماکہ خیز ڈرموں اور اتحادی افواج کو اکٹھی کر کے بھی ان کا سامنا کرنے سے کتراتے ہیں اور فضائی لانچروں اور بحری جنگی جہازوں کا سہارا لینے پر مجبور ہوتے ہیں تو اسے بھگوڑے اور بزدل کی فتح ہی کہہ سکتے ہیں جو میدانِ کارزار کے نڈر بہادر مردانِ حق سے مرعوب ہو کر رہ گیا ہو، اس کو کون فتح کہتا ہے، انجام کار یہ نیست و نابود ہو جاتی ہے، جس کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔۔۔ بلاشبہ امریکہ و روس، ان کے اتحادی اور حواری یہ چاہتے ہیں کہ وہ وحشیانہ جرائم کر کے اپنے پیشرو صلیبیوں اور منگولوں اور تاتاری یاروں کی کردار کو زندہ کریں، انہوں نے بھی

عراق اور شام میں درندگی کی انتہا کی تھی۔ مگر موجودہ صلیبیوں اور ان کے ہمنواؤں نے اپنے پیشرؤں کے انجام سے عبرت نہ لی، ان کو مسلمانوں نے اپنے ممالک سے اکھاڑ پھینکا تھا، وہ دوبارہ اٹھ کھڑے ہوئے اور اسلام اور مسلمانوں کی شان وشوکت پھر لوٹ آئی، ان کی ریاست خلاف پھر سے مضبوط ہوگئی اور ہر قل کا شہر قسطنطنیہ کو فتح کیا جو بعد میں "استنبول" کے نام سے مشہور ہوا، وہ آگے بڑھتے ہوئے ماسکو کے قریب پہنچ کر ویانا کے دروازوں پر دستک دی، دن بدلتے رہتے ہیں، صبح کے انتظار میں بیٹھا شخص اس کی روشنی جلد دیکھ لیتا ہے۔

**(وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ)**

"اور ظلم کرنے والوں کو عنقریب پتہ چل جائے گا کہ وہ کس انجام کی طرف پلٹ رہے ہیں" (الشعراء:227)۔

19 ربیع الاول 1438 ہجری

18 دسمبر 2016 عیسوی